گورنر کا جائزہ

ایک قانونی ادارہ اور ملک کا مرکزی بینک ہونے کے ناتے بینک دولت پاکستان کو پالیسی سازی، ضوابط اور مالیات کے حوالے سے متعدد ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں جن کا بنیادی مقصد زری و مالی استحکام کو یقینی بنانا اور ملک کے بہترین مفاد میں نمو کو تقویت دینا ہے۔ زیرِ جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے سلسلے میں پیش رفت کی۔ ذیل میں سال کے دوران ہونے والے اہم واقعات اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات کا خلاصہ دیا گیا ہے:

گذشتہ دو برسوں میں زری نرمی کے بعد، جب پالیسی ریٹ 14.0 فیصد سے کم ہو کر 9.0 فیصد ہو گیا، اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2013ء میں اپنا پالیسی موقف تبدیل کیا۔ یہ فیصلہ بنیادی طور پر مہنگائی کے حوالے سے بڑھتی ہوئی تشویش اور بیرونی شعبے کی کمزوریوں پر مبنی تھا، گو کہ نجی شعبے کو قرضے میں تقریباً چار سال کی سست نمو کے بعد بھرپور اضافہ دیکھا گیا۔ اس طرح مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک نے اپنا پالیسی ریٹ بڑھا کر 10.0 فیصد کر دیا اور تب سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ یہ پالیسی موقف مہنگائی کو مالی سال 14ء کے ہدف کے قریب رکھنے، بازارِ مبادلہ میں استحکام قائم کرنے اور گرانی کی توقعات کو قابو میں رکھنے میں سازگار ثابت ہوا۔

سال کے دوران اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اسٹیٹ بینک کو ایک جدید مرکزی بینک کے بہترین بین الاقوامی طور طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں اہم ترامیم تجویز کیں۔ ان ترامیم میں بیرونی ماہرین کے ہمراہ ایک خود مختار زری پالیسی کمیٹی کی تشکیل، اسٹیٹ بینک کو مستقبل میں ایک امانت گزار تحفظ فنڈ کے قیام کے قابل بنانا اور شریعت سے ہم آہنگ وثیقہ جات کے استعمال کے مقاصد کے لیے اسٹیٹ بینک کو املاک تحویل میں رکھنے کی اجازت دینا شامل ہیں۔ یہ ترامیم پارلیمنٹ میں پیش کی جا چکی ہیں اور انہیں قانونی شکل مل جانے سے اسٹیٹ بینک کی خود مختاری مزید بڑھے گی۔

ستمبر 2013ء میں آئی ایم ایف سیف گارڈ مشن نے اسٹیٹ بینک کا دورہ کیا تاکہ اس بات کی ضمانت حاصل کی جا سکے کہ اسٹیٹ بینک کے کنٹرولز، کھاتہ داری، رپورٹنگ اور آڈیٹنگ کے نظام بہ کفایت کام کر رہے ہیں اور عملی سرگرمیاں درست طور پر جاری ہیں۔ آئی ایم ایف مشن کی سفارش کے مطابق بینک نے آئی ایف آر ایس کو اپنا مالی رپورٹنگ فریم ورک بنانے کا فیصلہ کیا۔ بینک کے مالی سال 14ء کے مالی گوشوارے آئی ایف آر ایس کے عین مطابق ہیں، یوں بینک دولت پاکستان ان گنے چُنے مرکزی بینکوں میں شامل ہو گیا ہے جنہوں نے یہ مقام حاصل کیا ہے۔

مالی سال 14ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی انتظام ذخائر کی حکمتِ عملی کا مقصد زرِ مبادلہ کے ذخائر کے تحفظ اور سیالیت کو یقینی بنانا تھا۔ اس سے اسٹیٹ بینک کو مالی سال 14ء کے آغاز پر ذخائر کی صورتِ حال میں تیزی سے بگاڑ کے باوجود اپنی قرضوں کی ذمہ داریاں پوری کرنے میں مدد ملی۔ سال کے وسط سے زرِ مبادلہ کے ذخائر پھر بڑھ گئے ہیں اور مالی سال 15ء میں مزید بہتر ہونے کی توقع ہے۔ مالی سال 13ء میں عوامی جمہوریہ چین سے معاہدے کے بعد اسٹیٹ بینک نے چین کی ملکی بانڈ مارکیٹ میں سرمایہ کاری جاری رکھی۔ مالی سال 14ء کے دوران زرِ مبادلہ کے ذخائر میں مجموعی طور پر 1.3 فیصد سے زائد کی یافت ہوئی جو عالمی مالی منڈیوں میں صفر یافت کی موجودہ سطح کے پیشِ نظر خاصی زیادہ ہے۔

مالی سال 14ء کے دوران بینک نے بینکاری نگرانی کے عمل کو مضبوط تر کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے جو بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ 'بنیادی اصولوں' سے ہم آہنگ ہے۔ مقامی ماحول کی جانچ اور ترامیم کے بعد بازل کمیٹی آن بینکنگ اینڈ سپرویژن کا تیار کردہ بازل سوم پاکستان میں 19-2013ء کے دوران عملدرآمد کے لیے جاری کیا گیا۔ مزید برآں، ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے اور اداروں کو اپنے مخصوص خطرات سے نمٹنے میں مدد دینے کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظرِ ثانی کی گئی تاکہ کاروباری فیصلوں میں زیادہ دور

اندیشی کا مظاہرہ کیا جاسکے۔ شعبے کے انتظام خطر کے طور طریقوں میں بہتری لانے کے لیے بینک نے عملی انتظام خطر کے رہنما خطوط جاری کیے اور بڑے قرض گیروں کو ترغیبات دیں کہ ان کی بیرونی درجہ بندی کی جاسکے۔ مزید یہ کہ منی لانڈرنگ اور دہشت گردی میں پیسے کے استعمال کے خلاف بینکاری نظام کو مستحکم کرنے کے لیے اے ایم ایل/سی ایف ٹی ضوابط کو مزید مضبوط بنایا گیا۔

مالی شمولیت میں پاکستان میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے اور اس حوالے سے مناسب پالیسی فریم ورک، خرد مالکاری اور بلا دفتر بینکاری میں مسلسل مثبت نمو، نجی سرمایہ کاری میں اضافے، متحرک مارکیٹ انفرا اسٹرکچر اور اختراعی ٹیکنالوجیز کے روزافزوں استعمال کا اہم کردار ہے۔ مالی سال 14ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے زرعی، خرد اور مکاناتی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط اور رہنما خطوط پر نظر ثانی کی اور منڈی کی ترقی کے اقدامات پر عملدرآمد جاری رکھا جن میں ایس ایم ایز اور خرد مالکاری شعبوں کے لیے مشترکہ خطر کی ضمانتیں، زرعی اور دیہی مالکاری میں جدت کی حوصلہ افزائی، گلہ بانی کے لیے قرض بیمہ اسکیم، بینکوں اور صارفین کے لیے استعداد کاری اور آگہی کے پروگرام شامل ہیں۔ مالی سال 14ء کے دوران بین الاقوامی ترقیاتی شراکت داروں کے ساتھ ہمارے روابط اور شراکت میں بھی وسعت آئی۔ اسٹیٹ بینک نے مربوط اور منظم انداز میں مالی محرومی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے عالمی بینک کی شراکت سے ایک قومی مالی شمولیت حکمت عملی کی تشکیل کا آغاز کیا۔

ایک قابل عمل متبادل بینکاری نظام کو فروغ دینے کے حوالے سے اسلامی بینکاری مرکزی بینک کے لیے اوّلین ترجیح رہی ہے۔ سال کے دوران اسلامی بینکاری کے لیے ایک وسط مدتی اسٹریٹجک منصوبہ شروع کیا گیا۔ دیگر اہم اقدامات میں شریعہ گورننس فریم ورک کا اجرا، سرمایہ کاری صکوک پر شریعہ معیار کا اختیار کیا جانا اور اسلامی بینکاری صنعت میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے مفت ترجیحی بینکاری خدمات کے لیے ہدایات کا اجرا شامل ہیں۔

گذشتہ پانچ برسوں میں معاشی اور مالی سرگرمیوں میں اضافے، مارکیٹ کی بدلتی ہوئی حرکیات اور اسٹیٹ بینک کی فعال کوششوں کے باعث بڑی مالیت کی ادائیگی اور خردہ ادائیگی دونوں قسم کے نظام میں مسلسل نمو دیکھی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک سارک پے منٹ کونسل کا موجودہ سیکریٹریٹ ہے اور رکن ممالک میں تعاون کو ترویج و فروغ دینے اور ان کے ادائیگی اور تصفیے کے نظام میں اصلاحات کے لیے فعال کردار ادا کر رہا ہے۔

صارفین سے منصفانہ برتاؤ کے کلچر کو جاگزیں کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپنی کاوشیں جاری رکھیں اور تحفظ صارف کے نظام کو مضبوط بنانے کی خاطر متعدد اقدامات کیے۔ مزید یہ کہ حکومت کے سماجی بہبود کے اقدامات میں اعانت کے لیے ضروری رہنمائی اور مدد فراہم کی گئی تا کہ قدرتی آفات کے متاثرین اور بے گھر افراد تک مالی امداد پہنچائی جاسکے۔

مالی سال 14ء کے دوران بینک کے تربیتی بازو نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (نباف) نے 115 ہفتے کے کورس ورک پر مبنی تربیتی پروگرام منعقد کیے جن میں مقامی اور بیرونی اداروں کے 2823 افراد نے شرکت کی۔ نباف نے مرکزی بینکاری اور کمرشل بینکاری کے شعبوں میں علاقائی اور بین الاقوامی پروگرام پیش کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (SBP-BSC) جو 2002ء میں اسٹیٹ بینک کے عملی بازو کے طور پر قائم ہوا تھا اپنی مختلف عملی سرگرمیاں انجام دیتا رہا، گو کہ بعض عملی سرگرمیوں کو منڈی کے بدلتے ہوئے رجحانات کے مطابق بنانے کی ضرورت ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی نے کرنسی آپریشنز کا سلسلہ جاری رکھا، حکومت اور جدولی بینکوں کے بینکار کے طور پر کام کیا، اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالی گروپ کی جانب سے مختلف پالیسیاں نافذ کیں اور زرمبادلہ کے آپریشنز اور ایجوڈیکیشن کی سرگرمیاں انجام دیں۔ قبل از وقت ریٹائرمنٹ اسکیم کی وجہ سے اس کی افرادی قوت میں خاصی کمی دیکھنے میں آئی۔ چنانچہ بی ایس سی کی انتظامیہ نے انٹری لیول بیچز متعارف کرانے کے لیے اہم قدم اٹھایا تا کہ نہ صرف کارکنوں کی تعداد کو پورا کیا جاسکے بلکہ مختلف اور متنوع استعداد کے حامل افراد کو لایا جاسکے۔ بی ایس سی ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے خود کو تیار کر رہی ہے خصوصاً کرنسی کی خودکار ہینڈلنگ اور برقی بینکاری کے میدانوں میں تا کہ نہ صرف اندرونی کنٹرولز کو بہتر بنایا جاسکے بلکہ متعلقہ فریقوں کو زیادہ اچھے معیار کی خدمات بھی فراہم ہوسکیں۔

سال کے اختتام کے بعد بعض اہم واقعات رونما ہوئے ہیں جن کا مختصر تذکرہ ہونا چاہیے۔ بینک نے زری پالیسی کی تشکیل کے عمل کو مستحکم کرنے کے لیے زری پالیسی پر ایک

مشاورتی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اسٹیٹ بینک زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ اور ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ کی تشکیل نو، جس پر عملدرآمد جاری ہے، کے دیرینہ مسئلے کو حل کرنے میں بھی کامیاب رہا ہے۔

آخراً، مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہورہی ہے کہ مالی سال 14ء کے دوران مرکزی بورڈ کے بارہ اجلاس ہوئے جن میں سے پانچ زری پالیسی موقف کا فیصلہ کرنے کے لیے منعقد ہوئے۔ میں نے 31 جنوری 2014ء کو سابق گورنر جناب یاسین انور کے مستعفی ہونے کے بعد گورنر اسٹیٹ بینک کے طور پر ذمہ داریاں سنبھالیں۔ علاوہ ازیں جناب سعید احمد کو ڈپٹی گورنر مقرر کیا گیا جبکہ جناب قاضی عبدالمقتدر پہلے ہی ڈپٹی گورنر کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔

آخر میں، میں اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے بطور گورنر خدمات انجام دینے میں مدد دی۔ مجھے یقین ہے کہ اسٹیٹ بینک اپنے اہل اور مخلص انسانی وسائل کی مدد سے زری انتظام، مالی استحکام اور نظم و نسق کے شعبوں میں حاصل کردہ کامیابیوں میں اضافہ کرسکے گا۔ مجھے بینک کے ملازمین سے بھی توقع ہے کہ وہ بینک کے دوررس اہداف حاصل کرنے کے لیے محنت، وقار اور پیشہ ورانہ طرزِ عمل کی روایات برقرار رکھیں گے۔

اشرف محمود وتھرا
گورنر
بینک دولت پاکستان

بتاریخ: 25 اکتوبر 2014ء